

بفیض روحانی:

حضور تاج الشریعہ امام الشاہ محمد اختر رضا خان ازہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردبین مجیبی

مؤلف:

نور محمد مجیبی فرحتی

۱) اسلام دین فطرت ہے:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهود انه او ینصر انه او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء هل تحسون فیہا من جدعاء ثم یقول فطرة اللہ التي فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیا پیدا ہونے والا بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں جس طرح چوپایا پورے بچے کو جنم دیتا ہے کیا تمہیں اس میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت کبھی تبدیل نہیں ہوتی یہ دین بالکل صحیح ہے۔

۲) اسلام ہی سچا دین ہے:

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظهر فلما سلم قام علی المنبر فذكر الساعة و ذکر ان بین یدیہا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسال عن شیء فلیسال عنہ فواللہ لا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم بہ مادمت فی مقامی هذا قال انس فاكثر الناس البکاء و اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ان یقول

سلوفی فقال انس فقام اليه رجل فقال اين مدخلى يا رسول الله قال النار فقام
 عبدالله بن حذافة فقال من ابى يا رسول الله قال ابوك حذافة قال ثم اكثران
 يقول سلونى سلونى فبرك عمر ولى ركبتيه فقال رضينا بالله ربا و بالا سلام
 ديننا و بمحمد صلى الله تعالى عليه و سلم رسولا قال فسكت رسول الله صلى
 الله تعالى عليه و سلم حين قال عمر ذاك ثم قال رسول الله صلى الله تعالى
 عليه و سلم و الذى نفسى بيده لقد عرضت على الجنة و النار انفا فى عرض
 هذا الحائط و انا اصلى فلم اركا ليوم فى الخير و الشر۔ (بخارى شريف

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ و سلم نے باہر قدم رنجہ فرمایا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر
 پر رونق افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا اور ان بڑے بڑے امور کا ذکر کیا جو اس سے پہلے ہیں اس
 کے بعد فرمایا اگر کوئی مجھ سے کسی بات کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہے تو دریافت کر لے کیونکہ اللہ
 کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے تو تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا۔ جب تک میں
 اس جگہ ہوں۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ و سلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک
 آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم! میرا ٹھکانہ کہاں ہو
 گا؟ فرمایا دوزخ میں پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ و سلم! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ
 پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو مجھ سے پوچھ لو اس پر حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر

(۳)

عرض کرنے لگے۔ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی لمحے اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز میں تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

(۳) اسلام کیا ہے:

عن طلحه بن عبید اللہ یقول جاء رجل الى رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوته و لا نفقه ما یقول حتی دنا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذا هو یسال عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم و اللیلته فقال هل علی غیرهن فقال لا الا ان تطوع و ذکر له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذکوة فقال هل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل و هو یقول و اللہ لا ازید علی هذا و لا انقص منه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلح ان صدق۔

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اہل نجد سے ایک آدمی حاضر ہوا۔ جس کے بال بکھرے پڑے تھے۔ ہم اس کی آواز کی

(۴)

گنگناہٹ سن رہے تھے لیکن اس کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ سوال کر رہا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا۔ اس آدمی نے دریافت کیا ان کے سوا اور کوئی نماز بھی فرض ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں البتہ تم نفلی نمازیں ادا کر سکتے ہو اور ماہ رمضان کے روزے اس آدمی نے سوال کیا ان کے سوا اور روزے بھی فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھ سکتے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا کوئی اور صدقہ بھی فرض ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں البتہ تم نفلی صدقہ کر سکتے ہو۔ حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی واپس چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں ان احکام میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سچا تو فلاح پا گیا۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان)

۴) ایمان افروز باتیں:

ون ابی موسیٰ قال قام فیما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام و لا ینبغی له ان ینام بخفض القسط و یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار و عمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لا حرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتیں

(۵)

بتانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے وہ میزان کو پست اور بلند کرتا ہے اس کے حضور رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی ذات بابرکات کے حجابات نور کے ہیں اگر ان پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات بابرکات کا نور اسکی بصارت کی وسعت تک مخلوق کو جلا ڈالے۔

۴

(۵) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم الایمان بضع و سبعون شعبۃ فافضلها قول لا اله الا اللہ و ادناها اماطۃ الا الاذی عن الطريق و الحیاء شعبۃ من الایمان۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے ستر اور کچھ حصے ہیں اس کا اعلیٰ ترین حصہ اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ادنیٰ ترین حصہ راستہ سے نقصان دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کے حصوں میں سے ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ و من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلیکضیفہ

(۶)

و من كان يؤمن بالله و اليم الآخر فليقل خيرا او ليسكت۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت و توقیر کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ عمدہ بات کہے یا خاموش رہے۔

۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں:

عن ابی ہریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم الايمان بضع و سبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله و ادناها اماطة الاذى عن الطريق و الحياء شعبة من الايمان۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے ستر اور کچھ حصے ہیں اس کا اعلیٰ ترین حصہ اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ادنیٰ ترین حصہ راستہ سے نقصان دہ چیز کو ہٹانا ہے حياء ایمان کے حصوں میں سے ہے۔

۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت:

عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم ذاق

(۷)

طعم الايمان من رضى بالله ربا و بالا سلام ديننا و بمحمد رسولا۔ (مسلم شريف
ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضى اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اس آدمی نے ایمان کا ذاتقہ چکھ لیا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہو گیا۔

۹) اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا:

عن انس ابن مالك قال مهينا ان نسال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم
عن شئ فكان يعجبنا ان يجئ الرجل من اهل البادية العاقل فساله و نحن نسمع
فبهاء رجل من اهل البادية فقال يا محمد اتانا رسولك فذعم لنا انك تدع ان
الله ارسلك قال صدق قال فمن خلق السماء قال الله قال فمن خلق الارض قال
الله تعالى قال فمن نصب هذه الجبال و جعل فيها ما جعل قال الله ، قال فبالذى
خلق السماء و خلق الارض و نصب هذه الجبال الله ارسلك قال نعم قال وزعم
رسولك ان علينا خمس صلوات فى يومنا و ليلتنا قال صدق قال فبالذى ارسلك
الله امرك بهذا قال نعم قال وزعم رسولك ان علينا زكوة فى اموالنا قال صدق
قال فبالذى ارسلك الله امرك بهذا قال نعم قال وزعم رسولك ان علينا صوم
شهر رمضان فى سنتنا قال صدق قال فبالذى ارسلك الله امرك بهذا قال نعم

قال وزعم رسولك ان علينا حج البيت من استطاع اليه سبيلا قال صدق قال ثم
 ولي قال و الذي بعثك بالحق لا ازيد عليهن و لا انقص منهن فقال النبي صلى
 الله تعالى عليه و سلم لئن صدق ليدخلن الجنة. (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے سوال کرنے روک دیا اس لئے ہماری تمنا ہوتی کہ کوئی عقلمند دیہاتی حاضر ہو اور وہ آپ سے کچھ
 دریافت کرے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وضاحت سنیں۔ ایک روز ایک دیہاتی آیا اور
 کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کا ایلچی ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے آپ کو رسول بنا کر بجا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس نے دریافت کیا کہ آسمان کو کس نے
 پیدا کیا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے، اس نے دریافت کیا زمین کو کس نے
 بنایا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اس نے کہا زمین پر پہاڑوں کو کس نے نصب
 کیا اور دوسری چیز کی زمین میں کس نے تخلیق کی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 اس نے کہا اس ذات کی قسم کس نے آسمان کو بنایا، جس نے زمین کو تخلیق کیا اور پہاڑوں کو اس پر نصب
 کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا کہ آپ کا
 ایلچی کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس نے
 دریافت کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو پیغمبر بنایا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم
 ارشاد فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا آپ کا ایلچی کہتا ہے کہ ہر سال میں ایک بار رمضان کے
 مہینے کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس نے کہا میں آپ کو اس ذات کی قسم دیتا
 ہوں جس نے آپ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنایا ہے کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے

(۹)

اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا کہ آپ کا اپیلچی کہتا ہے کہ آپ میں سے جو حج کی استطاعت رکھتا ہے اس پر حج فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ دیہاتی اٹھ کر چلا گیا اور جاتے جاتے کہتا جا رہا تھا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبجھا ہے نہ میں ان فرائض میں اپنی جانب سے کچھ اضافہ کروں گا اور نہ کمی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰) آسمانی کتب:

عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یقول اذا اوی الی فراشه اللهم رب السماوت و رب الارض و رب کل شیئی فالق الحب و النوی منزل التورۃ و الانجیل و القرآن اعوذک من شر کل ذی شر انت اخذنا صیثہ انت الاول فلیس قبلك شیئی و انت الآخر فلیس بعدک شیئی و انت الظاہر فلیس فوقک شیئی و انت الباطن فلیس دونک شیئی اقض عنی الدین و اغنی عن الفقر۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بستر مبارک پر لیٹتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے۔ اے اللہ! آسمانوں، زمینوں اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے ہر برائی کے شر سے بچنے کے لئے تیری ذات کریمہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے (موخذہ و پکھڑا کرنے

والا ہے) تیری ذات سب سے اول ہے تیری ذات سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں اور تو ظاہر ہے اور تجھ سے اعلیٰ کوئی نہیں تو باطن ہے اور تیرے سواء کوئی پوشیدہ نہیں میرے فرض کی ادائیگی فرما اور مجھے فقر سے غناء عطا فرما۔

۱۱) قرآن پر ایمان لا کر عمل کرنا ضروری ہے:

عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و هو قائم علی المنبر انما بقاء کم فیما سلف قبکم من الامم کما بین صلوة العصر الی غروب الشمس اعطی اهل التورته التورته فعملوا بها حتی انتصف النهار ثم عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا ثم اعطی اهل الانجیل الانجیل فعملوا به حتی صلوة العصر ثم عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا ثم اعطیتم القرآن فعملتم به حتی غروب الشمس فاعطیتم قیراطین قیراطین قال اهل التورۃ ربنا هؤلاء اقل عملا و اکثر اجرا قال هل ظلمتکم من اجر کم من شیء قالوا لا فقال فذلک فضلی اوتیه من اشاء۔ (بخاری شریف ۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ منبر پر کھڑے تھے فرمایا پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی اتنی ہے جتنا نماز عصر سے غروب آفتاب کا وقت، اہل توریت کو توریت دی گئی انہوں نے دو پہر تک اس پر عمل کیا تو وہ تھک گئے تو انہیں (ان کے عمل کے صلہ میں) ایک ایک قیراط (ثواب) دیا گیا اس کے بعد انجیل والوں کو

انجیل دی گئی تو وہ نماز عصر تک اس پر عمل پیرا رہے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط (ثواب) عطا کیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید دیا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس پر عمل کیا۔ تو تمہیں اس کے (ثواب میں) دودو قیراط (ثواب) دیئے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! ان لوگوں نے کام توریت تھوڑا کیا اور اجر تو زیادہ دیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں صلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں عطا کرتا ہوں۔

(۱۲) قرآن مکمل ترین کتاب ہے:

عبداللہ بن عباس قال یا معشر المسلمین کیف تسالون اهل الكتاب عن شیء و کتابکم الذی انزل اللہ علی نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم احدث الاخبار باللہ محضاً لم یشب و قد حدثکم اللہ ان اهل الكتاب قد بدلوا من کتب اللہ و غیروا فکتبوا بایدیہم قال هو من عند اللہ لیشتروا بذلك ثمناً قليلاً اولاً ینہاکم ما جاءکم من العلم عن مسالتهم فلا و اللہ ما ینارجل منہم یسالکم عن الذی انزل علیکم۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اہل کتاب سے کوئی چیز کیوں پوچھتے ہو جب کہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خبروں میں سب سے جدید ہے اور تغیر و تبدل سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں باخبر کر دیا

(۱۲)

ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتب میں تبدیلی کر دی ہے ان میں تحریف کر کے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے معمولی قیمت وصول کریں کیا تمہیں ان سے ان باتوں کو پوچھنے سے منع نہیں کیا جن کا تمہارے پاس علم آچکا ہے، حالانکہ اللہ کی قسم! ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا ہو جو تم پانا نزل ہوا ہے۔

(۱۳) فرشتوں پر ایمان لانے کا حکم:

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ علیہ وسلم یوما بارزا للناس فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ما الایمان قال ان تؤمن باللہ و ملئکتہ و کتبہ و لقائہ و رسولہ و تؤمن بالبعث الآخر فقال یا رسول اللہ ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ و لا تشرك به شیئاً و تقیم الصلوة المکتوبہ و تؤدی الزکوة المعفروضۃ و تصوم رمضان قال یا رسول اللہ ما الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراه فانک ان لا تراه فانه ثراک قال یا رسول اللہ متى الساعة قال ما المسئول عنها با علم من السائل الکن ساحد تک ع اشراطها اذا ولدت الامة ربها فذاک من اشراطها و اذا كانت العراة الحفاة رء و س الناس فذاک من اشراطها و اذا تطاول رعاء البہم فی البنیان فذاک من اشراطها فی خمس لا تعلمهن الا اللہ عذو جل ثم تلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عنده علم الساعة و ينزل الغیث و یعلم ما

فی الارحام و ما تدری نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت
 ان اللہ علیم خبیر قال ثم ادبرا الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 سلم ردوا علی الرجل فاخذوا لیر دوه فلم یروا شیاً فقال رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ و سلم هذا جبریل جاء لیعلم الناس دینهم۔ (مسلم شریف کتاب الایمان

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کی
 محفل میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایمان کسے کہتے ہیں آپ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان یہ کہ تم اللہ تعالیٰ۔ اس کے سب ملائکہ، اس کی تمام کتب، اس کی
 بارگاہ میں حاضر ہونے (ملنے)، اس کے تمام رسل اور وفات کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین رکھو
 ۔ اس نے سوال کیا یا رسول اللہ! اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو
 اس کے برابر نہ سمجھو، نماز فرض ادا کرو، فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اس نے
 پوچھا یا رسول اللہ! احسان کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس انداز میں عبادت
 کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ملاحظہ کر رہے ہو۔ اگر اس مقام کو حاصل نہ کر سکو تو یہ گمان کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا
 ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ قیامت کب برپا ہوگی آپ نے فرمایا اس کے متعلق مسئول سائل سے
 زیادہ علم رکھنے والا نہیں البتہ میں تم کو قیامت کی علامت بتاتا ہوں (یاد رکھو) جب باندی اپنے آقا کو
 جنے، برہنہ جسم، ننگے پاؤں رکھنے والے لوگ عوام کے سردار بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی
 ہے، مزید یہ کہ جب چرواہے عالی شان عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور اس کا علم ان پانچ
 چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ (ذاتی طور پر) کوئی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی قیامت (کے آنے) کا علم صرف اللہ کے پاس ہے وہ مینہ

(۱۴)

پر ساتا ہے اسی کے علم میں ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی آدمی یہ علم نہیں رکھتا کہ وہ آئندہ کل میں کیا کرے گا اور نہ ہی کسی شخص کو یہ معلوم ہے کہ وہ واپس لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو واپس بلاؤ۔ وہ اسے واپس بلانے گئے تو انہیں کچھ دکھائی نہ دیا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو دین کی معلومات سے باخبر کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔

۱۴) تقدیر پر خیر و شر پر ایمان لانا:

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن بالقدر خیرہ و شرہ حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ و ان ما اخطأہ لم یکن لیصیمة۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہیں لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچتی ہے وہ اس سے خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی، نہیں پہنچتی، وہ اسے پہنچنے والی تھی۔

(۱۵) تقدیر کب بنائی گئی:

عبد اللہ بن عمر و یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم یقول
قدر اللہ المقادیر قبل ان یخلق السموات و الارضین بخمسين الف سنة۔ (ترمذی
شریف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا
فرمایا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضا مندی خوش بختی ہے:

عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم من سعادة ابن آدم
رضاه بما قضی اللہ له و من شقاوة ابن آدم تركه استخارة اللہ و من شقاوة ابن
آدم سخطه بما قضی اللہ له (ترمذی شریف

ترجمہ: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضا مندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کو نہ کرنا انسان کی
بد بختی ہے نیز قضائے الہی پر ناراض ہونا بھی بد بختی ہے۔

۱۷) یوم آخرت پر ایمان رکھنا:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیکرم ضیفہ و من کان یؤمن باللہ و بالیوم الآخر فلا یؤذ جارہ و من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیرا اولیصمت و فی رواۃ بدل الجار و من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیصل رحمہ۔ (بخاری شریف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے ایک روایت میں ہمسائے کی جگہ ہے کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

۱۸) موت کیا ہے:

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خط النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم خطا مربعا و خط خطا فی الوسط خارجا منہ و خط خطا صغارا الی هذا الذی فی الوسط فقال هذا الانسان و هذا اجلہ محیطا بہ او قد احاط بہ و هذا الذی ہو خارج املہ و هذه الخطط الصغار الاعراض فان اخطا ، هذا نهشه هذا و ان اخطا هذا نهشه هذا۔ (بخاری شریف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مبعی خط کھنچا اور ایک خط وسط میں کھنچا جو باہر کی سمت نکل رہا تھا۔ اور وسطی خط کے ساتھ ساتھ کئی چھوٹے چھوٹے خط کھینچے۔ پھر توضیح فرمائی یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جس نے اسے گھیرے میں لے رکھا ہے اور یہ جو کہ باہر کی طرف نکلنے والا ہے وہ اس کی امید ہے یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں حوادث ہیں۔ اگر ایک سے بچ نکلا تو دوسرا اس پر ٹوٹ آتا ہے اور اگر اس سے بھی بچ نکلا تو تیسرا آگرتا ہے۔

(۱۹) قبر میں سوال و جواب:

عن البراء ابن عازب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال المسلم اذا سئل فی القبر یشہد ان لا اله الا الله و ان محمد ا رسول الله فذلك قاله تعالیٰ یشہد الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة و فی رواية عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یشہد الله الذین امنوا بالقول الثابت نذلت فی عذاب القبر یقال له من ربك فیقول ربی الله و نبی محمد۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان بندے سے قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا و آخرت کی زندگی میں مضبوط قول پر ثابت قدم رکھتا ہے ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح روایت ہے کہ آیت کریمہ یشہد اللہ و

الذین امنوا بالقول الثابت قبر کے عذاب کے متعلق نازل ہوئی۔ یعنی جب بندہ مومن سے قبر میں پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے نبی ہیں۔

۲۰) نجد میں فتنہ ظاہر ہونے کی پیش گوئی:

عن ابن عمر قال ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہم بارک لنا فی شمننا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا و فی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فاظنہ قال فی ثالثہ هناك الذلائل و الفتن و بها یطلع قرن الشیطان۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے یمن (ملک) میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے نجد میں بھی میرے ظن کے مطابق آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا وہاں سے زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور شیطان کا سینک اسی جگہ سے نکلے گا۔

عن شفيق قال جلس عبد الله و ابو موسى فتحدثا فقال ابو موسى قال البنى
 صلى الله تعالى عليه و سلم ان بين يدي الساعة ايا ما يرفع فيها العلم و ينزل
 الجهل و يكثر فيها الهرج و الهرج القتل۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: شفیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے
 گفتگو کر رہے تھے حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے
 قریب آنے والے لوگوں سے علم دین اٹھالیا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا اور ہرج کی کثرت ہو
 جائیگی، ہرج کے معنی قتل ہے۔

(۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

عن عبد الله ابن عمر ان رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم قال رايتني
 الليلة عند الكعبة فرايت رجلا ادم كا حسن ما انت راء من ادم الرجال له لمة
 كاحسن ما انت راء من اللهم قد رجلها فهي تقطر ماء متلئا على عواتق رجلين
 يطوف بالبيت فسالت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم اذا انا برجل
 جعد ققط اعور العين اليمنى كان عينه عنبه طافية كاشبهه من رايت من الناس
 بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا فقالوا
 هذا المسيح الدجال۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا میں نے آج رات بیت اللہ کے پاس ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی دیکھا ایسا خوبصورت آدمی کسی نے گندمی رنگ میں کبھی نہ دیکھا ہو۔ اس کے بال اتنے خوبصورت تابدوش تھے کہ جتنے کسی نے خوبصورت بدوش بال ملاحظہ کیے ہوں۔ ان میں کنگھی کی گئی تھی اور ان سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ دو افراد کے کندھوں کا سہارا لئے کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم (علیہ السلام) ہیں۔ تب میں نے گھنگھریالے بالوں کے ساتھ ایک کانے شخص کا مشاہدہ کیا جس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کے مانند تھی جن کو میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے مشابہ ہے جس نے دو افراد کے کندھوں کو تھام کر طواف کیا میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ کہا یہ دجال ہے۔

۲۳) یاجوج ماجوج:

عن زینب ابنة جحش ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دخل عليها
يوما فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شرق قد اقترب فتح اليوم من روم
ياجوج و ماجوج مثل هذه وخلق باصبعيه الابهام و التي تليها، قالت زینب ابنة
جحش فقلت يا رسول الله افتهلك و فينا الصالحون؟ قال نعم، اذا
كثر الخبث۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن پریشان سے ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور لا اله الا اللہ کا ورد فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے عرب

(۲۱)

کی خرابی والا شتر قریب آگیا آپ نے اپنی انگلی اور انگھوٹھے کا دائرہ بنا کر بتایا کہ اتنا سوراخ یا جوج ما جوج کی دیوار پڑ گیا ہے۔ حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کیا ہم مرجائیں گے حاکانکہ ہمارے درمیان صالح لوگ موجود ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب غلیظ اعمال بڑھ جائیں گے۔

(۲۲) دآۃ الارض:

عن عبد الله ابن عمر و قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم يقول ان اول الايات خروج الشمس من مغربها و خروج الدابة على الناس ضحىً و ايهما ما كانت قبل صاحبتهما فالأخرى على اثرها قريبا۔ (مسلم شریف ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پہلی تین علامت سے ظاہر ہونے کے لحاظ سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے اور پھر دابة الارض کا پہلے پہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے ان دونوں علامت میں سے پہلے ظاہر ہوئی دوسری اس کے فوراً بعد وقوع پذیر ہو جائیگی۔

(۲۳) صور حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے:

عن ابی سعید بن الخدری قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم كيف انعم و صاحب الصدور قد التقمه و اصغى سمعه و حتى جبهته ينتظر متى يؤمر

بالنفخ فقالوا يا رسول الله و اما تامرنا قال قولوا احسبنا الله و نعم

الوكيل۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کس طرح سکون آئے حالانکہ صور پھونکنے والا اسے سنبھالے ہوئے ہے کان چوکس کئے ہوئے ہے، متھا جھکایا ہوا ہے، انتظار میں ہے کہ کب پھونک مارنے کا حکم دیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ ہمیں کیا تاکید فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح کیا کرو کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

(۲۵) زمین ختم کر دی جائے گی:

عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن قوله عز وجل يوم تبدل الارض غير الارض و السموات فاین تكون الناس ثومئذ يا رسول الله فقال على الصراط۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا جس دن یہ زمین کسی دوسری زمین سے تبدیل کر دی جائے اور آسمان بھی کہ یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صراط پر۔

(۲۶) روز قیامت لوگوں کی پیشی:

عن الحسن عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم
يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدا ل و معاذ يرواما
العرضة الثالثة فعند ذاك تطيرا الصحف في الايدي فاخذ بيمينه و اخذ
بشماله۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یوم قیامت لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائے گا۔ پس دو مرتبہ کی حاضری تو نزاع
اور عذر و بہانہ پیش کرنے کی ہوگی اور تیسری مرتبہ پیش پر نامہ اعمال اڑا کئے جائیں گے جن کو کوئی دائیں
ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں تھامے گا۔

(۲۷) شفاعت کا اختیار:

عن عوف بن مالك الاشجعي قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم
اتاني ات من عند ربي فخيرني بين ان يدخل نصف امتي بالجنة و بين الشفاعة
فاخترت الشفاعة و هي لمن مات لا يشرك بالله شيئا۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا میرے پروردگار کی جانب سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت کے جنت میں
داخلے اور شفاعت کو اپنا لیا۔ یہ ہر اس فرد کے واسطے ہے جسے اس حال میں موت آئی کہ اس نے اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا تھا۔

۲۸) اعمال نامہ:

عن عدی بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم ما منكم من احس الا سيكلمه ربه ليس بينه و بينه ترجمان و لا حجاب يحجبه فينظر ايمن منه فلا يرى الا ما قدم من عمله و ينظر اشام منه فلا يرى الا ما قدم و ينظر بين يديه فلا يرى الا النار تلقاء و جهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة۔ (بخاری شریف ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر وہ اپنے پرودگار سے ہم کلام ہوگا جبکہ اس کے اور اس کے پرودگار کے درمیان کوئی ترجمانی کرنے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی پردہ جو اسے پوشیدہ کر دے۔ پس جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اگر اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور سامنے نظر دوڑائے تو آگ کے سواء کچھ نہیں دیکھے گا، پس آگ سے نجات حاصل کرو اگرچہ کھجور کا ایک حصہ ہی صدقہ دے کر۔

۲۹) قیامت کے روز جلوہ الہی:

عن قیس بن ابی حازم حدثنا جریر قال خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم ليلة البدر فقال انكم سترون ربكم يوم القيمة كما ترون هذا لا

تضامون فی روئے۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ چودھوی رات کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم قیامت کے روز اپنے رب کو اس کی مثل ہی دیکھو گے جس طرح تم آج اس (چاند) کو دیکھ رہے ہو اور تمہیں اس کی طرف دیکھنے سے کوئی نہیں ہوتی۔

(۳۰) حساب:

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تنزول قد ما ابن آدم یوم القيامة من عند ربہ حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ و عن شبابہ فیما ابلاہ و عن مالہ من این اکتسبہ و فیما انفقہ و ماذا عمل فیما علمہ۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ابن آدم اس وقت تک اپنے رب کے حضور کھڑا رہے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے، تولد پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے زندگی کس فعل میں گزاری، اپنے شباب کو کہاں فنا کیا، مال کس طرح کمایا اور کس جگہ خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کیا فعل کیا؟

۳۱) حساب لینے کا بہترین طریقہ:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم من کانت لہ مظلمة لاخیه من عرضه او شئ فلیتحللہ منه الیوم قبل ان لا یکون دینار و لا درہم ان کان لہ عمل صالح اخذمنہ بقدر مظلمتہ و ان لم تکن لہ حسنات اخذمن سیئات صاحبہ فحمل علیہ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر ظلم کا ارتکاب کیا ہو، آبروریزی کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے اس دن کے آنے سے پہلے اس سے بخشوالے کیونکہ اس دن درہم و دینار نہ ہوں گے اگر اس کے پاس صالح اعمال ہوئے تو پھر اس ظلم کے مساوی لے لئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دیا جائیگا۔

۳۲) پل صراط:

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم یرد الناس النار ثم یصدرون منها باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشی۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دوزخ پر وارد ہوں گے اور اس پر سے اپنے اپنے اعمال کے ذریعے سے گزریں گے۔ پہلا گروہ

بجلی کی چمک کی طرح، پھر ہوا کے چھونکے کی مثل، پھر گھڑ سواری کی مانند۔ پھر اونٹ کی سواری کی طرح، پھر دوڑنے والے فرد کی طرح اور پیدل چلنے والے کی مثل۔

(۳۳) پل صراط سے کون نہ گزر سکے گا:

عن انس الجہنی عن ایه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم قال من حمی مؤمنا من منافق اراہ قال بعث اللہ ملکا یحمی لحمد یوم القیمة من نار جہنم و من دمی مسلما بشئ یرید شینہ بہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یرج ما قال۔ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: انس جہنی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مومن کی مدد منافق کے مقابلے میں کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی حمایت کیلئے ایک فرشتے کو کھڑا کرے گا جو اسے جہنم کی آگ سے نجات دلائے گا اور جو کسی مسلمان کو ذلیل و خوار کرنے کے کئے اس پر الزام تراشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ اپنے الزام کے مطابق سزا پالے۔

(۳۴) حوض کوثر کیا ہے:

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم بینا انا اسیر فی الجنة اذا بناہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبریل قال ہذا

الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کی سیر کے کنارے اندرونی طرف سے خالی موتیوں پر مشتمل تھے۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ کیسی (نہر) ہے انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے عطا کیا ہے اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

(۳۵) حوض کوثر سے دور رہنے والے لوگ:

عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انى فرطكم على الحوض من مر على شرب و من شرب لم يظما ابدا ليردن على اقوام اعرفهم و يعر فوننى ثم يحال بينى و نينهم فاقول انهم منى فيقال انك لاتدرى ما احدثوا بعدك فقول سحقا سحقا لمن غير بعدى۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا جو میرے قریب سے گزرے گا وہ نوش کرے گا جس نے نوش کیا اسے کبھی بھی پیاس محسوس نہ ہوگی۔ میرے قریب سے کچھ لوگ گزریں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے جانتے ہونگے۔ پھر میرے اور ان کے وسط میں پردہ لگا دیا جائیگا میں کہوں گا یہ تو مجھ سے ہیں۔ بتایا جائیگا آپ کو خبر نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں گھڑیں تو میں کہوں گا دور ہو، دور ہو جس نے میرے بعد تبدیلی پیدا کر دی۔

(۳۶) جنت:

عن ابو هريره عن رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم فذكر احاديث منها و قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم اول زمرة تلح الجنة صورهم على صورة القمر ليلة البدر لا يبصقون فيها و لا يمتخطون و لا يتغوطن فيها انينهم و امشاطهم من الذهب و الفضة و مجامرهم من الالوة و رشحهم المسلك و لكل واحد منهم زوجتان يرى مخ ساقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم و لا تباعض قلوبهم قلب واحد يسبحون الله بكرة و عشيا۔ (مسلم شريف ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو پہلا گروہ جنت میں وارد ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے وہ نہ تو اس میں تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ جنت میں رفع حاجت کریں گے ان کے ظروف اور کنگھیاں سونے اور چاندی کے ہوں گی۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود ہندی سلگی ہوگی، ان کا پسینہ مثل مشک خوشبو والا ہوگا، ان کی بناء پر گوشت میں نظر آئے گا ان میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بعض، سب کے قلوب ایک قلب کی طرح ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

(۳۷) جنت کے دروازے:

عن سهل بن سعيد قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم فى الجنة ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون۔ (بخاری شریف

(۳۰)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے جس میں سے روزِ دارِ داخل ہوں گے۔

(۳۸) جنت کا خیمہ:

عن عبد الله بن قيس عن ابيه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان للمؤمن في الجنة لخميمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن قیس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے واسطے بہشت میں خالی موتیوں کا خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی مومن اس کا چکر کاٹے گا، پس وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔

(۳۹) جہنم کیا ہے:

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها، (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ پیش کی جائے گی اور اس دن اس کی ستر ہزار کڑیاں ہوں گی ہر کڑی کے ہمراہ ستر ہزار ملائکہ ہوں

گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

۴۰) جہنم کی آگ کی شدت:

عن ابی ہریرہۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنة حتی احمرت ثم اوقد علیہا الف سنة حتی ابضت ثم اوقد علیہا الف سنة حتی اسودت فہی سوداء مظلمة۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کو ہزار برس تک جلایا گیا تو اس کی رنگت سرخ ہوگئی پھر ہزار برس تک جلایا تو اس کی رنگت سفید ہوگئی پھر مزید ہزار برس جلایا گیا تو کالے رنگ کی ہوگئی اب وہ کالی اور تاریک ہے۔